مدینہ طیبہ میں بدعت اللہ تعالی کی لعنت کا موجب

﴿ الإحداث في المدينة المنورة سبب للعنة الله عز و جلّ ﴾

[أردو- الأردية -urdu]

ترتیب

محمد منیر قمر

مراجعہ

شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

ناشر

2009 - 1430

islamhouse.com

﴿الإحداث في المدينة المنورة سبب للعنة الله عز و جلّ﴾

[باللغة الأردية]

الجمع والترتيب

محمد منير قمر

مراجعة

شفيق الرحمن ضياء الله المدني

الناشر

2009 - 1430

islamhouse.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینہ طیبہ میں بدعت اللہ تعالی کی لعنت کا موجب

ترتیب: محمد منیر قمر- الخبر

(ماخوذ از: أردو نیوز جدہ ،جمعہ/17ذوالحجہ 1430ھ)

یوں تو"طوافِ وداع" کے ساتھ ہی حج وعمرہ کے تمام مناسک ،فرائض وواجبات پورے ہوجاتے ہیں- ان میں کسی قسم کی کوئی کمی یا نقص باقی نہیں رہ جاتا- مدینہ طیبہ،مسجد نبوی وحجرہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور روضہ شریفہ کی زیارت حج کا حصہ یا رکن تو نہیں مگراسکا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں کہ اس مقدس سفرکے دوران مدینہ طیبہ جانا ہی نہیں چاہئے –تکمیل حج کے بعد مدینہ طیبہ بھی جائیں کیونکہ یہی وہ شہرہے جہاں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے-

اس میں نماز پڑھنے کی نیت کرکے اورحصول ثواب کی غرض سے شد رحال (سفرکرنا) موسم حج اورغیرموسم حج ہروقت ہی جائز ہے جیساکہ صحیح بخاری ومسلم اورابوداؤد میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے" (حصول ثواب کی غرض سے) صرف تین مسجدوں کی طرف سفرکرکے جانا جائز ہے- مسجد حرام،میری مسجد(یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) اورمسجد اقصی"

لہذا مدینہ منورہ کے سفرکا ارادہ کریں تودل میں نیت مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہی ہونی چاہئے-

جب آپ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچ جائیں تو پھرحجرہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اورروضہ شریفہ کی زیارت بھی مشروع ہے- اس طرح سفرکرنے سے مذکورہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی نہ ہوگی اور دیگرشبہات کا ازالہ بھی خود بخود ہوجائے گا-

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک نماز کا ثواب صحیح بخاری ومسلم کی ایک حدیث کی رو سے عام مساجد میں پڑھی گئی ایک ہزارنماز سے زیادہ ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے" میری اس مسجد میں ایک نماز کا ثواب مسجد حرام کوچھوڑکردوسری تمام مساجد سے ایک ہزارگنا زیادہ ہے" جبکہ سنن ابن ماجہ کی ایک روایت جوکہ متکلّم فیہ ہے اسمیں تو پچاس ہزارنمازوں کے ثواب کا ذکربھی ہے مگروہ ضعیف ہونے کی وجہ سے ناقابل استدلال ہے- ویسے صحیح بخاری ومسلم میں مذکور ایک ہزارنماز کا ثواب بھی کیا کم ہے-

حجرہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

مدینہ طیبہ ہی وہ شہرہے جہاں سرورکائنات، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حجرہ طیبہ ہے جسمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری آرامگاہ ہے جہاں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں

تحیۃ المسجد پڑہ لینے کے بعد بہ صد ہزارجان درودوسلام پڑھنا چاہئے-

روضہ شریفہ:

مدینہ طیبہ ہی وہ شہرہے جسمیں"روضہ شریفہ"ہے جس کے بارے میں صحیح بخاری ومسلم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "میرے گھرارومیرے منبرکا درمیانی قطعہ ارضی جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے "-

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مقام کو"روضہ" کا نام دیا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر اورمنبرکے مابین والی جگہ ہے جسکے ستونوں پرسفید سنگ مرمرلگا کرنمایاں اور ممتاز کیا گیا ہے کیونکہ باقی ستون وہاں سرخ سنگ مرمرکے ہیں لیکن آج اس مقام کوتو" روضہ " کے نام سے شاید تھوڑے ہی لوگ جانتے ہیں – عوام الناس توصرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرمقدس پرمشتمل حجرہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوہی روضہ شریفہ سمجھتے ہیں جبکہ وہ حجرہ شریفہ ہے جوکہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا گھرہواکرتا تھا اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرمقدس اسی جگہ ہے-

جب مدینہ طیبہ پہنچیں توجہاں قیام کا ارادہ ہووہاں اپنا سامان وغیرہ رکھیں- نہا دھوکراورباوضو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ

کریں- مسجد کے پاس پہنچنے پرپہلے اپنا دایاں پاؤں مسجد کے اندررکھیں اورصحیح مسلم ،ابوداؤد،ترمذی اورابن ماجہ میں مذکوریہ دعا کریں:

((بسم الله والصلوة والسلام على رسول الله ،أعوذ بالله العظيم وبوجهه الكريم وبسلطانه القديم من الشيطان الرجيم – اللّٰهُمَّ افتح لي أبواب رحمتك))

"اللہ کے نام سے، درود وسلام ہوں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر، میں عظمت والے اللہ ،اسکے رخِ کریم اورسلطان قدیم کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے- اے اللہ ! میرے لئے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے!"-

یہ پوری دعاء یاد نہ ہوتو کم ازکم اسکا آخری حصہ (اللّٰهُمَّ افتح لي أبواب رحمتك) ضرور پڑھ لیں-

مسجد میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلا کام یہ کریں کہ تحیۃ المسجد کی دورکعتیں اداکریں اوربہترہوکہ یہ دورکعتیں روضۃ الجنۃ میں ادا کی جائیں (التحقیق والایضاح)- جسکی خاص نشانی ذکرکی جاچکی ہے کہ اتنی جگہ کے تمام ستون سفید سنگ مرمرکے ہیں جبکہ اس کے ارد گرد پرانی تعمیرکے ستون لال رنگ کے ہیں-

درودوسلام:

تحیۃ المسجد سے فارغ ہوکرحجرہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پرحاضرہوں اورمحسن انسانیت ،نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پرکمالِ ادب اورجوش محبت کے ساتھ درودوسلام پڑھیں کیونکہ قرآن کریم میں اسکا حکم دیا گیا ہے چنانچہ ارشاد الہی ہے" اے ایمان والو! آپ(صلی اللہ علیہ وسلم) پردرودوسلام پڑھو"(الأحزاب:56) پھرحضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی قبرپرسلام کہیں جوکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی آسودہ خاک ہیں اورپھرحضرت عمرفاروق رضی اللہ عنہ کی قبرپرسلام کہیں کہ وہ بھی ساتھ ہی یکے ازآسودگان ہیں اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دونوں صاحبین کے لئے دعاء بھی کریں اورہرایک کے لئے رضی اللہ عنہ وأرضاہ کہیں-

یہاں بعض امورکی طرف توجہ مبذول کروانا مناسب معلوم ہوتا ہے:

یہ کہ یہاں کسی خاص ہیئت کے اختیارکرنےکی ضرورت نہیں بلکہ ادب ومحبت سے آئیں اورصلوۃ وسلام کریں-

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احیاء علوم الدین میں جولکھا ہے کہ" آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے سامنے کھڑا ہو....." اس ہیئت کا شرعاً کوئی ثبوت نہیں اورنماز کی طرح ہاتھ باندھ کرکھڑے ہونا اورسلام کرنا بھی ناجائز ہے(التحقیق والایضاح لابن باز)

وہاں کیلئے کوئی مخصوص دعاء وسلام ثابت نہیں-
امام غزالی نے ہی اپنی کتاب میں جو2،3 صفحات پرمشتمل صلوۃ وسلام اوردعاءوسلام ذکرکئے ہیں وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں –
وہاں حضرت عبد اللہ بن عمرکے عمل سے جوثابت ہے وہ صرف یہ ہے :
((السلام علیکم یا رسول اللہ!))"
اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پرسلامتی ہو"-
((السلام علیک یا أبا بکر!))
"اے ابوبکررضی اللہ عنہ!آپ پرسلامتی ہو"
((السلام علیک یا أبتاہ))
"اے ابا جان!آپ پرسلامتی ہو"
وہ اتنا کہتے اورچل دیتے تھے (بحوالہ التحقیق والایضاح لابن باز)
حضرت عبد اللہ بن عمررضی اللہ عنہ سے مروی اس اثرکے پیش نظراگرکوئی شخص یہ کہ لے تومضائقہ نہیں:
((السلام علیك یا رسول اللہ ورحمة اللہ وبرکاتہ))
"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !آپ پرسلامتی ہو،اللہ کی رحمت اوراسکی برکتیں نازل ہوں"

حجرہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دیواروں اورجالیوں کوچھونا،انھیں چومنا اوراسکا طواف کرنا جائزنہیں-

بعض لوگ توجالیوں یا دیواروں کوچھونے کے بعد پھراپنے ہاتھوں کواپنے منہ اورسینے پرملتے ہیں اورآنکھوں پرلگاتے ہیں – حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کایہ معیارشرعی نہیں بلکہ مصنوعی ہے –

بالفاظِ دیگردرآمدہ ہے کیونکہ خود امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اس چوما چاٹی پرنکیرکرتے ہوئے لکھا ہے:" یہ یہودونصاری کی عادت ہے"(احیاء علوم الدین) شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی فتوی ہے (مجموع الفتاوی) امام نووی اورابن قدامہ نے بھی ان امورکوناجائزہی لکھا ہے (شرح المھذب للنووی والمغنی لابن قدامۃ)

بریلوی مکتب فکرکے بانی مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے بھی ان امورکومنع قراردیا ہے چنانچہ وہ "أنوارالبشارات فی مسائل الحج والزیارات" صفحہ 29 پرلکھتے ہیں "خبردار! جالی شریف کوبوسہ دینے اورہاتھ لگانے سے بچو کیونکہ یہ خلاف ادب ہے بلکہ چارہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ" اورآگے صفحہ 74پرلکھتے ہیں "روضہ انورکا نہ طواف کرو،نہ سجدہ ،نہ اتنا جکھوکہ رکوع کے برابرہو، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم انکی اطاعت ہے"-

اوراحکام شریعت حصہ سوم میں لکھتے ہیں "بلا شبہ غیرکعبہ معظمہ کا طوافِ تعظیمی ناجائز ہے اورغیراللہ کوسجدہ ہماری شریعت میں

حرام ہے"(بحوالہ تعلیمات شاہ احمد رضا خاں بریلوی ص 19،ازمولانا محمد حنیف یزدانی رحمۃ اللہ علیہ ،طبع مکتبہ نذیریہ ،لاہور)

اسی طرح ہی مقتدرعلماء ومحقیقینِ احناف (دیوبندی مکتبِ فکر) نے بھی مذکورہ امورکوناجائزگردانا ہے چنانچہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ "شرح مناسک الحج" میں لکھتے ہیں:" (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرمقدس کے) بقعہ شریفہ کے گرد طواف نہ کیا جائے کیونکہ یہ طواف صرف کعبہ شریف کا ہی خاصہ ہے- پس انبیاء واولیاء کی قبورکے گرد طواف کرنا حرام ہے- ان جاہلوں کے فعل کا کوئی اعتبارنہیں ہوگا جوکہ بظاہرمشائخ وعلماء ہی نظرآتے ہیں (اوران افعال کا ارتکاب کرتے ہیں) "ایسے ہی معراج الدرایۃ صفحہ 124 اورعینی شرح ھدایہ جزء دوم ص 136 پرمذکورہے" اگرکعبہ شریف کے سوا کسی مسجد کا بھی طواف کرلیا تواسمیں کفرکا خطرہ ہے "

شرح عین المعلم میں علامہ قاری لکھتے ہیں " کسی قبر،تابوت اوردیوارکونہ چھواجائے کیونکہ ان کاموں کی ممانعت توقبرنبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی وارد ہوئی ہے توپھردوسرے لوگوں کی قبروں کیلئے یہ کیسے جائزہوں گے؟ اورنہ کسی قبرکوبوسہ دیا جائے یہ توچھونے سے بھی زیادہ براہے- بوسہ دینا توصرف حجراسود کے ساتھ خاص ہے"-

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جوتقریبا ہرمکتب فکرکے ہاں بڑی محبت واحترام سے دیکھے جاتے ہیں بالخصوص فاضل بریلوی نے موصوف کواپنی تصنیفات میں بڑے اچھے لفظوں سے یاد کیا ہے اورانہیں "شیخ محقق" کا خطاب دیا ہے – انہوں نے تاریخ وفضائل مدینہ کے موضوع پراپنی کتاب" جذب القلوب الی دارالمحبوب" صفحہ 171 پرلکھا ہے" (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرشریف پرحاضرہوکر) سجدہ نہ کرے اوراپنا منہ خاک پرنہ ملے اورجالی شریف کونہ چومے اورجوایسے خلاف شرع امورہیں ان سے اجتناب کرے اگرچہ وہ ظاہربینوں کی نظرمیں ادب کی قبیل سے معلوم ہوتے ہیں لیکن اس بات کا یقین رکھئے کہ حقیقتِ ادب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع وفرمانبردای میں ہے اورجواس باب سے نہیں وہ توہم وباطل ہے"(بحوالہ تعلیمات شاہ احمد رضاخاں بریلوی)-

صلوۃ وسلام کے وقت یہاں زیادہ دیرتک رکے رہنا اوربھیڑکا سبب بننا جس کے نتیجہ میں شورپیدا ہو، یہ بھی درست نہیں کیونکہ یہ ادب گاہِ عالم ہے یہاں آوازوں کوپست رکھنا ضروری ہے-

قرآن کریم میں سورہ حجرات کی آیت 2 میں ارشاد الٰہی ہے" نبی کی آوازسے اپنی آوازوں کواونچا مت کرو" اس ارشاد الٰہی پرآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت وحیات ہردوشکلوں میں ہی عمل کریں کہ اسمیں احترام رسالت پنہاں ہے (التحقیق والایضاح لابن باز)

جب صلوۃ وسلام سے فارغ ہوجائیں توقبلہ رو ہوکراللہ تعالی سے دین ودنیا کی بھلائیوں کی دعائیں مانگیں-

بعض لوگ جوشِ محبت میں ہوش کا دامن چھوڑدیتے ہیں اورمذکورہ بالاناجائزامورکے ارتکاب کے ساتھ ساتھ دعاء مانگتے وقت بھی قبلہ روہونے کی بجائے قبرشریف کی طرف ہی منہ کئے رہتے ہیں حالانکہ یہ صحیح نہیں- دعاء قبلہ روہوکرہونی چاہئے-ایسے امورکوبدعات کہا جاتا ہے –

سفرحج وعمرہ پرروانگی سے لے کرواپسی تک سے تعلق رکھنے والی بدعات کی فہرست خاصی طویل ہے حتی کہ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مناسک الحج والعمرۃ میں ایسی 176 بدعات ذکرکی ہیں – اس کتاب کا ترجمہ کئی سال پہلے راقم الحروف نے کیا تھا-

بدعات کی مذمت تونبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ویسےہی بہت کی ہے، صحابہ کرام ،تابعین وائمہ عظام اوربعد کے علماء نے بھی انکی سخت مذمت کی ہے- اگرایسے افعال کا ارتکاب خاص مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا جائے توظاہرہے کہ یہ معاملہ انتہائی خوف ناک انجام کا سبب بن سکتا ہے جسکا اندازہ اسی سے کیا جاسکتا ہے کہ صحیح بخاری ومسلم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

" جس نے اس (مدینہ منورہ) میں کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کوپناہ دی – اس پراللہ تعالی ،فرشتوں اورتمام انسانوں کی لعنت ہو، اس سے اسکی کوئی توبہ وفدیہ یا فرضی ونفلی عبادت قبول نہ کی جائے گی-

مسجد قباء:

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں قیام کے دوران مسجد قباء میں کسی وقت دورکعتیں ضرورپڑھ لیں کیونکہ ترمذی ونسائی ،ابن ماجہ اورمسند احمد میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے"جوشخص گھرسے وضوکرکے آئے اورمسجد قبا میں نماز(دورکعتیں) اداکرے اسے ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے" صحیح بخاری ومسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے "نبی صلی اللہ علیہ وسلم قباء کی زیارت کیلئے کبھی پیدل اورکبھی سوارہوکرجایا کرتے تھے (اورایک روایت میں ہے) وہاں دورکعتیں پڑھا کرتے تھے"-

ضمیمہ

جنت البقیع اورشہداء اُحد کی زیارت کے آداب

قیام مدینہ کے دوران مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پنجگانہ نماز باجماعت کی پابندی کریں اورمسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی جنت البقیع ہے-اسکی زیارت کیلئے جائیں توصحیح مسلم میں مذکوریہ دعاء اہل بقیع کیلئے کریں:

((السلام علیکم دارقوم مؤمنین، وأتاکم ما توعدون غداً مؤجلون،وإنا ان شاء اللہ بکم لاحقون، اللّٰهُمَّ اغفرلأهل بقیع الغرقد))

"اے مومن لوگو! تم پرسلامتی ہو اورتمہیں وہ مل گیا ہے جس کا تم سے وعدہ تھا اورجب اللہ نے چاہا ہم بھی تم سے آملیں گے،اے اللہ! بقیع الغرقد کے آسودگان کی مغفرت فرما"

اورصحیح مسلم کی ہی دوسری روایت میں ہے:

((السلام علی أهل الدیارمن المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستأخرین وإنا إن شاء اللہ بکم للاحقون))

"اے اس شہرخاموشاں کے مومن ومسلمان باسیو! تم پرسلامتی ہو – اللہ تعالی ہم میں سے پہلے چلے جانے اورپیچھے رہ جانے والوں پررحم فرمائے اوران شاء اللہ ہم بھی آپ سے ضرورآملیں گے"

اس دعاء کے آخری الفاظ"اللہم اغفرلأهل بقیع الغرقد" چھوڑکرمذکورہ دونوں صیغوں پرمشتمل یا کوئی ایک دعاء وسلام **شہدائے اُحد پربھی پڑھیں** اورچاہیں توعام قبرستانوں میں پڑھی جانے والی یہ دعاء کرلیں جومسلم شریف میں مذکورہ سابقہ دونوں دعاؤں کے آگے ہی درج ہے:

((السلام علیکم أهل الدیار من المؤمنین والمسلمین وإنا إن شاء اللہ بکم للاحقون ،أسئل اللہ لنا ولکم العافیة))–

"اے شہرخاموشاں کےمومن ومسلمان باشندو! تم پرسلامتی ہواورہم بھی ان شاءاللہ (تم سے) آملیں گے – ہم اپنے اورتمہارے لئے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں"-

مذکورہ مقامات اور زیارتوں کے علاوہ مدینہ طیبہ اوراسکے گردونواح میں کتنی ہی تاریخی یا د گاریں – اسی طرح مکہ مکرمہ کے قرب وجوارمیں بھی ایسے ہی مقامات موجود ہیں جن کی شرعی نقطہ نظرسے تونہیں البتہ تاریخی نقطہ نظرسے زیارت کی جاسکتی ہے – اس صورت میں یہ ضروری نہیں کہ جہاں بھی جائیں وہیں دورکعتیں ضرورہی پڑھیں کیونکہ یہ التزام قطعاً ثابت نہیں اورجہاں کچھ ثابت ہے وہ ہم نے ذکرکردیا ہے-